195

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۵۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

قادیان دار الامان

تار کا پتہ الفضل قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

THE DAILY

ALFAZL QADIAN.

جلد ۲۷	مورخہ ۷ شوال ۱۳۵۸ھ	یوم یک شنبہ	مطابق ۱۹ نومبر ۱۹۳۹ء	نمبر ۲۶۶

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا اہم ارشاد

تہجد کی بالالتزام ادائیگی۔ اور نفلی عبادات کو اہتمام سے بجالانے کی نصیحت

قادیان ۱۷ نومبر۔ آج حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے خطبۂ جمعہ میں اُن فرائض کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلائی۔ جو رمضان المبارک کے گزرنے کے بعد ہر مومن پر عاید ہوتے ہیں۔ چونکہ ضروری ہے۔ کہ حضور کے اس ارشاد کے مطابق فوری طور پر عمل شروع ہو جائے۔ اس لئے اصل خطبہ شائع کرنے سے قبل اس کا خلاصہ احباب کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ حضور نے فرمایا:۔

اس ہفتہ میں رمضان کا مبارک مہینہ ختم ہوا ہے۔ اور وُہ شب بیداری جو بڑوں میں تو کیا۔ چھوٹوں میں بھی پائی جاتی تھی اس کے ساتھ ہی اس کا خاتمہ نظر آتا ہے لیکن اگر ہم حقیقت پر نگاہ ڈالیں۔ تو در اصل رمضان ہمیں مجرم بنانے کے لئے آتا ہے۔ جب لوگوں کو جب تہجد کے لئے کہا جاتا ہے۔ تو وُہ عذر کرتے ہیں۔ کہ ہماری آنکھ نہیں کھلتی۔ مگر رمضان میں روزوں کی خاطر ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آنکھ تو کھل سکتی ہے۔ مگر نفل اور فرض کا جو فرق ہے۔ اس فرق کی وجہ سے اُن سے سُستی ہو جاتی ہے:۔

رمضان کے روزے چونکہ فرض ہیں۔ اس لئے تمام مومن ان دنوں رات کو اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ اور تہجد چونکہ نوافل میں سے ہے۔ اس لئے اس کے لئے اُٹھنا انسان پر بہت گراں گزرتا ہے۔ پس رمضان اگر ایک طرف عبادات کے ذریعہ ہماری کمزوریوں کو دور کرتا ہے تو دوسری طرف ہم پر ہمارے نفس کی بعض کمزوریوں کو ظاہر بھی کرتا ہے۔ اور بتاتا ہے۔ کہ ہمارا نفس حکم ماننے کے لئے تو تیار ہے۔ مگر خوشی۔ اور اپنی مرضی سے عبادت کرنے کے لئے تیار نہیں:۔

اصل بات یہ ہے۔ کہ لوگوں میں یہ ایک مرض ہے۔ کہ جس حکم کے ساتھ فرض کا لفظ لگا ہوا ہو۔ اس کو تو وُہ شوق سے بجا لاتے ہیں۔ مگر جس حکم کے ساتھ نفل کا لفظ آجائے۔ اس کے متعلق یہ خیال کر لیتے ہیں۔ کہ اس کے ترک کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ فرائض کو کامل طور پر ادا کرنے والا بخشا جاتا ہے جیسے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی مجلس میں ایک بدوی آیا۔ اور اس نے آکر کہا۔ کہ میں آپ کو اللہ تعالےٰ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں۔ کہ کیا اللہ تعالےٰ نے آپ کو یہ حکم دیا ہے۔ کہ ہم پانچ وقت نمازیں پڑھا کریں۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں۔ پھر اس نے کہا۔ میں آپ کو اللہ تعالےٰ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں۔ کہ کیا اللہ تعالےٰ نے آپ کو یہ حکم دیا ہے کہ ہم رمضان کے روزے رکھیں۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں۔ غرض اسی طرح اس نے تمام ارکانِ اسلام کی نسبت آپ کو قسم دے کر پوچھا۔ اور آپ نے جواب میں بھی فرمایا۔ کہ اللہ تعالےٰ نے ہی یہ احکام دیئے ہیں۔ اس پر اُس نے کہا۔ خدا کی قسم میں ان باتوں میں سے نہ کوئی کم کروں گا۔ نہ زیادہ۔ اور ان سب پر پوری طرح عمل کروں گا۔ جب وہ چلا گیا۔ تو رسُول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے صحابہ کرام رض سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ اگر اس شخص نے ایسا ہی کیا۔ جیسا اس نے کہا ہے۔ تو اللہ تعالےٰ کے انعامات کا حقدار ہو جائے گا:۔

پس بے شک یہ صحیح ہے۔ کہ جو شخص فرائض کو ادا کر دے۔ وُہ خدا تعالےٰ کے فضل۔ اور انعام کا وارث بن جاتا ہے۔ مگر سوال صرف فرائض کو ادا کرنے کا نہیں۔ بلکہ ان کو کما حقہٗ ادا کرنے کا ہے۔ اگر وُہ ان کو کما حقہٗ ادا کرے۔ تو بے شک خدا تعالےٰ کے فضلوں کا وارث بن سکتا ہے۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ہر انسان سے فرائض کی کما حقہٗ ادائیگی میں کچھ نہ کچھ کوتاہی ہو ہی جاتی ہے۔ مثلاً ایک انسان پر زکوٰۃ فرض ہے۔ وُہ اندازہ کر کے زکوٰۃ دیتا ہے مگر ہو سکتا ہے۔ کہ وُہ حساب کرنے میں غلطی کر جائے۔ اور جو اس پر فرض عائد تھا۔ اس کی ادائیگی میں کسی قدر نقص رہ جائے۔ اسی طرح فرض نماز کی صرف دو یا تین چار رکعتیں ہی نہیں ہوتیں۔ بلکہ یہ بھی ضروری ہوتا ہے۔ کہ انسان پورے خلوص کے ساتھ اللہ تعالےٰ کی عبادت کرے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پانچ ہزار سپاہیوں والی پیشگوئی کو پورا کرنے میں حصہ لینے والو! تحریک جدید سال پنجم کے وعدے سو فیصدی پورا کرنے کی آخری میعاد ۳۰ نومبر ۱۹۳۹ء میں صرف چند دن رہ گئے۔ کیا آپ نے اپنا وعدہ پورا کر کے اس سعادت میں عملاً شمولیت کا فخر حاصل کر لیا ہے

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اب اگر کوئی شخص تمام لوازم کے ساتھ نماز ادا نہیں کرتا۔ تو وہ اپنے فرض کو کما حقہ پورا کرنے والا نہیں ہو سکتا۔ یا مثلاً روزہ ہے احادیث میں آتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ایک شخص روزہ رکھتا۔ اور بھوکا پیاسا رہتا ہے۔ مگر وہ خدا تعالےٰ کے حضور روزہ دار نہیں ہوتا۔ کیونکہ اس نے کسی کو گالی دی ہوتی ہے۔ یا کسی کی غیبت سنی ہوتی ہے۔ اور اس طرح اس کے روزہ میں نقص رہ جاتا ہے۔ اب اس شخص پر رمضان کے ۳۰ روزے فرض تھے۔ اور وہ بظاہر سمجھتا تھا۔ کہ میں نے ۳۰ روزے رکھے۔ مگر ممکن ہے خدا کے رجسٹر میں اس کے ۲۹ روزے لکھے ہوں یا ۲۸ روزے لکھے ہوں یا ۲۷ یا ۲۶ روزے لکھے ہوں۔

یہی حال حج کا ہے۔ ہو سکتا ہے۔ کہ اس کی ادائیگی میں بھی کوئی غلطی رہ جائے۔ لیکن اگر خدا تعالےٰ اس کو توفیق دیتا ہے اور وہ فرض حج کے بعد اور بھی کوئی حج بطور نفل کر آتا ہے۔ اور فرض زکوٰۃ دینے کے بعد غرباء کو صدقہ وخیرات بھی دیتا رہتا ہے۔ یا فرض نمازیں پڑھتا ہے۔ تو ان کے علاوہ تہجد اور دوسرے نوافل بھی پڑھتا ہے۔ اور رمضان کے روزے رکھتا ہے۔ تو بعد میں نفلی روزے بھی رکھ لیتا ہے۔ تو ایسا شخص جب قیامت کے دن خدا تعالےٰ کے حضور پیش ہوگا۔ اور اس کے حج میں مثلاً نقص ہوگا۔ تو خدا تعالےٰ کہے گا۔ اس بندے کا کچھ اور حساب بھی ہے۔ اس نے کچھ نفلی حج بھی کئے ہوئے ہیں۔ لاؤ اس سے یہ کمی پوری کر دیں۔ اسی طرح فرض زکوٰۃ میں کمی کا سوال ہوگا تو خدا تعالےٰ فرمائے گا۔ اس کا کچھ اور بھی حساب ہے۔ یہ زکوٰۃ کے علاوہ بھی غرباء اور مساکین کی امداد کیا کرتا تھا اس کی کمی وہاں سے پوری کر دو۔ اسی طرح فرض نماز میں اگر کوئی کوتاہی رہ گئی ہو۔ تو خدا تعالےٰ نوافل سے اسے پورا کر دیگا اور اس طرح انسان نہ صرف سزا سے بچ جائے گا۔ بلکہ اللہ تعالےٰ کے انعامات کا بھی مستحق بن جائے گا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی فرماتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ کا قرب نوافل سے ہی حاصل ہوتا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالےٰ کا فضل اس کا انعام اور اس کا قرب نوافل سے ہی میسر آتا ہے۔

پس دوستوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اس سبق کو یاد رکھیں جو رمضان سے انہوں نے سیکھا ہے۔ یہ نہیں کہ رمضان میں تو نماز روزہ۔ تہجد اور صدقہ وخیرات وغیرہ اعمال کی بجا آوری کا جبہ پہنے رہیں اور جونہی عید آئے وہ جبہ اتار کر رکھ دیا جائے۔ اور کہا جائے کہ اب پھر اگلے رمضان میں اس کو پہنیں گے۔ یہ نیکی کا جبہ ہے۔ اور اس جبہ کو اتارنا نہیں چاہیئے۔ بلکہ ہمیشہ پہنے رکھنا چاہیئے۔ باقی جبے تو پرانے ہو کر پھٹ جاتے ہیں۔ مگر یہ جبہ پرانا نہیں ہوتا بلکہ جتنا پہنا جائے اتنی ہی اس میں زیادہ صفائی پیدا ہوتی ہے۔

پس میں دوستوں سے امید رکھتا ہوں کہ اس رمضان سے جو فائدہ وہ اٹھاتے رہے ہیں۔ اور عبادات الہٰی کے بجالانے کا جو موقعہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے ان کو حاصل تھا۔ وہ ان کو ضائع نہیں کرینگے بلکہ تہجد اور دوسری عبادات کی ادائیگی کو بالالتزام جاری رکھیں گے۔ تاکہ ہماری کمزوریاں دور ہوں اور ہم اللہ تعالےٰ کے قرب کے مستحق بن سکیں۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۷ نومبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق پونے گیارہ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ منظر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت بوجہ حرارت ناساز ہے۔ صحت کاملہ کے لئے دعا کی جائے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت علیل ہے دعائے صحت کی جائے۔

آج عصر کے بعد ملک فضل حسین صاحب احمدی مہاجر نے پنڈت عبداللہ بن سلام صاحب کے اعزاز میں ٹی پارٹی دی جس میں بعض اور اصحاب کو بھی مدعو کیا۔

عشاء کے بعد ایک جلسہ عام میں جو سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور کی صدارت میں منعقد ہوا پنڈت عبداللہ بن سلام صاحب نے پونے دو گھنٹے عالمانہ تقریر کی جس میں ثابت کیا کہ خالص توحید کی تعلیم صرف قرآن کریم میں پائی جاتی ہے۔ آپ نے وید کے منتر پیش کر کے بتایا۔ کہ ویدوں میں خالص توحید کی تعلیم نہیں ملتی۔

پنڈت صاحب کی تقریر کے بعد ایک آریہ پنڈت صاحب نے اپنے خیالات کے اظہار کے لئے پانچ منٹ طلب کئے۔ صاحب صدر نے بخوشی انہیں پانچ منٹ کی بجائے دس منٹ دیئے۔ انہوں نے وید منتروں سے توحید ثابت کرنے کی کوشش کی لیکن پنڈت عبداللہ بن سلام صاحب نے انہی منتروں اور انہی معنوں سے جو پیش کئے گئے ثابت کیا۔ کہ ان میں خالص توحید نہیں پائی جاتی۔

مولوی محمد نذیر صاحب مبلغ کی حالت نسبتاً بہتر ہے

احمد آباد (کاٹھیاواڑ) ۱۶ نومبر جناب ناظر صاحب دعوۃ وتبلیغ کے نام مولوی محمد نذیر صاحب نے خود جو تار دیا۔ اور جو آج صبح آٹھ بجے موصول ہوا وہ یہ ہے کہ اب حالت اچھی ہے۔ اور کل سے نسبتاً بہتر ہے۔

احباب مولوی صاحب کی صحت یابی کے لئے دعا فرماتے رہیں۔ اس حادثہ کے متعلق تفصیل ابھی تک نہیں پہنچی جس کا انتظار ہے۔

مقامی خدام الاحمدیہ کا اجتماعی یوم عمل

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کچھ عرصہ سے جملہ مجالس قادیان کے لئے ہفتہ وار عمل اجتماعی کا انتظام کرتی ہے۔ گزشتہ ماہ رمضان المبارک کی وجہ سے یہ پروگرام معرض التواء میں رہا۔ اب پھر اس کام کو شروع کیا گیا ہے۔ چنانچہ آج ۱۷ نومبر ۱۹۳۹ء بروز جمعہ صبح سوا سات بجے عمل اجتماعی شروع ہوا۔ جس میں قادیان کے مختلف حلقہ جات دارالرحمت دارالفضل۔ دارالعلوم۔ دارالبرکات۔ حلقہ مسجد مبارک بشمولیت دارالانوار۔ دارالشیوخ۔ دارالبقاء دارالفتوح۔ ہوسٹل تحریک جدید و بورڈنگ مدرسہ احمدیہ کے اراکین نے شرکت کی۔ سوا آٹھ بجے تک کام جاری رہا۔ اس وقت میں اندازاً پونے پانچ سو مکعب فٹ جگہ پر مٹی ڈالی گئی۔ مقام عمل حسب سابق سڑک مابین دارالعلوم و دارالرحمت تھا۔ جناب بابو اکبر علی صاحب نے اپنی نگرانی میں کام کرایا اور خدام نے نہایت تندہی سے کام کیا۔

خاکسار ناظر احمد مجاہد تحریک جدید نائب مہتمم شعبہ وقار عمل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فلسفہ مسائلِ حج

طوافِ کعبہ کی حقیقت اور حجرِ اسود۔ اور اس کی تقبیل میں حکمت

از ابوالبرکات جناب مولوی غلام رسول صاحب - راجیکی

۱۴

جنگِ بدر اور فتح مکہ کی پیشگوئیاں

سورۂ ابراہیمؑ کی آیت فلا تحسبن اللہ مخلف وعدہ رسلہ ان اللہ عزیز ذو انتقام۔ یوم تبدل الارض غیر الارض والسموات وبرزوا للہ الواحد القہار وتری المجرمین یومئذٍ مقرنین فی الاصفاد کے الفاظ کے مطابق جنگِ بدر اور فتح مکہ کی پیشگوئیاں پوری ہوئیں۔ جیسا کہ لا تحسبن اللہ کے فقرہ سے ظاہر ہے۔ اور کفار کی شرارتوں اور ظلموں کا انتقام وقوع میں لایا گیا۔ جیسا کہ عزیز ذو انتقام سے ظاہر ہے۔ اور فتح مکہ پر تمام بتوں کا توڑا جانا۔ اور ان کا کعبہ سے دور پھینک کر خدائے واحد قہار کی توحید کا جلوہ ظاہر ہونا۔ اور عرب کی سرزمین میں بسنے والوں کے لئے ملتِ توحید کے قبول کرنے سے نئی زمین اور نئے آسمانوں کا رونما ہونا جو یوم تبدل الارض والسموات۔ اور برزوا للہ الواحد القہار سے ظاہر ہے اور پھر مجرموں کا بحالتِ قید زنجیروں میں جکڑ کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور پیش کیا جانا جو وتری المجرمین یومئذٍ مقرنین فی الاصفاد سے ظاہر ہے۔ اور پھر فتح مکہ کے موقعہ پر آنحضرتؐ کا لا تثریب علیکم الیوم کہہ کر معاف کر دینا جو حضرت ابراہیمؑ کے الفاظ ومن عصانی فانک غفور رحیم کے مطابق اس ظلم اور معصیت کو معاف کر دیا گیا۔ جو قریش کی طرف سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ کے حق میں سرزد ہونے سے انہیں مجرم اور مستوجب سزا قرار دے چکی تھی۔ اور حضرت ابراہیمؑ کی وہ دلی خواہش اور توحید کے قیام اور کعبہ کے شرک اور مشرکانہ رسوم سے دائمی طور پر پاک ہونے کی تڑپ کا پایا جانا۔ اور اس کا پورا ہونا بھی کامل طور پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ذریعے وقوع میں آیا۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اعلان

چنانچہ اس مقصد کے حصول کے لئے ایک طرف پیشگوئی کے طور پر آنحضرتؐ کی طرف سے دنیا میں یہ اعلان کر دیا گیا۔ کہ قل جاء الحق وما یبدئ الباطل وما یعید یعنی حق اپنی پوری قوت اور شان کے ساتھ آگیا ہے۔ اور باطل کے لئے اب آئندہ یہ ناممکن ہے۔ کہ بتوں سے کعبہ کو بتخانہ بنانے کی جو پہلے شرارت وقوع میں آئی ہے۔ اس کی ابتدا یا اعادہ ہو سکے۔ اور دوسری طرف فتح مکہ کے بعد حج کے موقعہ پر چاروں طرف کے لوگوں کے اجتماع عظیم کے سامنے یہ اعلان سنا دیا گیا کہ یا ایھا الذین اٰمنوا انما المشرکون نجس فلا یقربوا المسجد الحرام بعد عامھم ھٰذا۔ یعنی اے ایمان والو! مشرک لوگ سراسر نجس اور گندے ہیں۔ پس ان نجس مشرکوں کے متعلق حکم سنایا جاتا ہے۔ کہ اس سال کے بعد مسجد حرام یعنی کعبہ کے قریب ان مشرکوں کا آنا ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ اس لئے آئندہ مشرکوں میں سے کوئی بھی مسجد حرام کے قریب نہیں آسکتا چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے لے کر آج تک تیرہ سو سال سے بھی اوپر زمانہ گزر رہا ہے۔ کہ کعبۃ اللہ جس بتوں سے پاک کیا گیا۔ اب تک پاک چلا آتا ہے۔ اور نہ ہی کوئی مشرک بت پرست کعبہ کے قریب آج تک پھٹک سکا۔

پس یہ وہی جلوہ توحید ہے جس کی آواز کعبہ کی چاردیواری سے نکل کر ساری دنیا میں پھیل گئی۔ اور ہر طرف لا الٰہ الا اللہ کی تجلی اعظم شرک کی تاریکیوں کے حق پوش پردوں کو پاش پاش کر رہی ہے اور ہزاروں۔ لاکھوں مسجدوں کا وجود جو مختلف ممالک میں پایا جاتا ہے۔ وہ کیا ہے۔ وہ دراصل کعبہ کی نیابت اور مظہریت میں بتخانوں کو خانۂ خدا کے قالب میں ڈھالا گیا ہے۔ اور شرک کو توحید سے تبدیل کیا گیا ہے

حجرِ اسود اور اس کی تقبیل کی حکمت

علاً تقبیل کے معنے چومنا ہے اور حجر اسود کی تقبیل۔ حجر اسود کو چومنا ہے۔ تقبیل کا لفظ قُبلہ سے ہے۔ جس کے معنے بوسے کے ہیں۔ حجر اسود کو چومنا بھی ایک فطرتی جذبہ کا اظہار ہے کیونکہ انسان بعض چیزوں سے محبت کا اظہار بوسہ کے ذریعہ بھی کرتا ہے۔ اور کبھی ہاتھ سے ہاتھ ملانے سے۔ کبھی معانقہ یعنی بغلگیر ہونے سے۔ چنانچہ عام دستور کے مطابق دوستوں کی باہمی ملاقات۔ ازدواجی تعلقات۔ اولاد اہل قرابت۔ پیروں مرشدوں اور نبیوں رسولوں کی ملاقات کے وقت محبت کا اظہار بجا اور مناسب طور پر کیا جانا مسلمات میں سے ہے اسی طرح کعبہ جو مظہر تجلی الوہیت ہے۔ اور حجر اسود جو مظہر تجلی نبوت و رسالت ہے۔ اور جو تصویری زبان میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی پر دلالت کرنے والا ہے۔ اور جس کا چومنا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تصویری زبان میں مبایعانہ تصدیق کا اظہار ہے۔ اور جس طرح آپؐ کی نسبت فرمایا ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بیعت کرنا خدا کی بیعت کرنا ہے۔ اور بیعت کے وقت بیعت کرنے والوں کے ہاتھ پر آپ کے ہاتھ کو خدا کا ہاتھ قرار دیا ہے۔ اور ہاتھ بھی جسم کا ایک حصہ ہے۔ جو روح کے سوا پتھر کی طرح بے جان معلوم ہوتا ہے۔ اور ہاتھ کی حرکت درحقیقت روح کی حرکت ہے اور جس مرتبہ کی روح ہے۔ اسی مرتبہ کی عزت ہاتھ کو بھی حاصل ہوتی ہے۔ پس جس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کو خدا کی مظہریت سے خدا کا ہاتھ کہا گیا۔ اسی طرح حجر اسود کو الٰہی تجلی کی شان کے ماتحت یمین اللہ اور یمین الرحمان کی حیثیت کا مرتبہ عطا کیا گیا پس حجر اسود کو منہ سے بوسہ دینا یا ہاتھ سے یا اشارہ سے یہ سب ایمانی اور روحانی اور عاشقانہ حالتوں سے تعلق رکھنے والی باتیں ہیں۔ جنہیں وہی عارفانہ نگاہیں پہچانتی اور عاشقانہ روحیں جانتی ہیں۔ جن کے سامنے فیہ اٰیات بینات مقام ابراہیم کے مناظر تجلی الوہیت کے ساتھ جلوہ افروز ہو رہے ہیں۔

حجرِ اسود نبوت کی تجلی کا مظہر ہے

حجر اسود طوافِ کعبہ کے وقت اندر لیا گیا ہے حضرت ابن عباس آیت ولیطوفوا بالبیت العتیق سے اس پر حجت پکڑتے ہیں۔ کہ بیت اللہ کے طواف کی حدود عتیق کی حیثیت سے سابقہ دستور کے مطابق اختیار کرنا ضروری ہے۔ جو پرانا دستور ہے۔ جیسا کہ لفظ عتیق میں اس بات کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے۔ اور حضرت مالکؒ نے حضرت عائشہؓ سے یہ حدیث بیان کی۔ کہ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لولا حداثۃ قومک بالکفر لنقضت الکعبۃ ولصیرتھا علیٰ قواعد ابراہیم فانھم ترکوا منھا سبعۃ اذرع من الحجر ضاقت بھم النفقۃ والخشب۔ یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ کو فرمایا۔ اگر تیری قوم کے نوجوانوں کی مزاحمت کا خیال نہ ہوتا۔ تو میں اس بات کو پسند کرتا۔ کہ کعبہ کو گرا کر ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر بنایا جاتا۔ کیونکہ قریش نے موجودہ صورت کعبہ سے سات ہاتھ تک حجر اسود سے اندر کی طرف جگہ چھوڑ دی ہوئی ہے کیونکہ قریش کو لکڑی وغیرہ ضروریات عمارت کی تنگی محسوس ہوئی۔ اور اس طرح حجر اسود کو کعبہ کی حد سے جو طواف کے لئے ہے باہر کر دیا۔ اور طوافِ کعبہ کے وقت حجر اسود کو طواف کی حد کے اندر رکھنا اس حکمت کا بھی مقتضی ہے جو لا الٰہ الا اللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ اور اطیعوا اللہ کے ساتھ اطیعوا الرسول کے متعلق من یطع الرسول فقد اطاع اللہ کے معنوں میں پائی جاتی ہے۔ اور جو اصل۔ ظل۔ نائب اور منیب کے تعلق کو ظاہر کرتی ہے۔ کیونکہ کعبہ الوہیت کی تجلی کا مظہر ہے تو حجر اسود نبوت کی تجلی کا مظہر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیت کے متعلق بعض اعتراضات کے جواب

اولیاء اللہ کی وحی

حیدر آبادی محقق نے اپنی کتاب "قادیانی مذہب" کی فصل سوم میں تین عنوانات قائم کئے ہیں جن میں سے ایک "شیطانی الہام" ہے۔ اور نیچے ضرورۃ الامام صفحہ ۱۶ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مندرجہ ذیل عبارت پیش کر کے احمدی جماعت کو مطعون کرنا چاہا ہے کہ تم اولیاء اللہ کی وحی میں شیطانی وساوس تسلیم کرو۔ برنی صاحب کا تو ایمان کانپتا ہے۔ کہ وہ اولیاء اللہ کی وحی کو شیطانی وساوس کا حصہ سمجھیں۔ عبارت پیشکردہ یہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ حضرت سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی فرمایا ہے۔ کہ "مجھے ایک دفعہ شیطانی الہام ہوا۔ مگر میں شیطان کے دھوکہ سے بچ گیا"۔

مولوی علی محمد صاحب اجمیری نے اپنی تصنیف ہمارا مذہب میں اس کشف کو قلائد الجواہر فی مناقب الشیخ عبد القادر مطبوعہ مصر کے صفحہ ۲۵ و ۲۶ سے درج کر کے محقق صاحب کے اعتراض کو دور کر دیا ہے مگر میں بتانا چاہتا ہوں۔ کہ یہ ہمارا ہی خیال نہیں بلکہ جملہ مفسرین و صوفیائے کرام حضرت اقدس کے ارشاد کے مطابق ارشاد فرما چکے ہیں۔ بلکہ موجودہ زمانہ میں مولوی محمد شفیع صاحب دیوبندی نے ایک کتاب ختم نبوت کے نام سے ہمارے خلاف شائع کی ہے۔ اس کتاب کے صفحہ ۲۸ و ۲۹ پر تحریر ہے۔ "تیسرا معیار بھی جس کو مرزا صاحب تمام معیاروں پر حاوی قرار دیتے ہیں۔ درحقیقت قرآن عزیز کی آیات بینات کی تحریف اور مسیح کرنیکی ایک ابلہ فریب اور خوشنما تدبیر ہے۔ کیونکہ اولیاء و محدثین کے مکاشفات دخل نفس و شیطان سے معصوم نہیں۔ بخلاف وحی رسول اور قرآن مجید کے کہ وہ اس سے بالکل پاک ہے۔" یہ بالکل وہی بات ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائی۔

خاتم الاولاد کے معنی

مولوی محمد شفیع صاحب دیوبندی نے اس مقصد کے لئے کہ خاتم النبیین کے معنی یہ ہیں۔ کہ آئندہ کوئی نبی نہ ہو۔ تریاق القلوب صفحہ ۱۵۶ سے اپنی کتاب ختم نبوت کے صفحہ ۸۶ پر یہ عبارت پیش کی ہے۔ کہ "ضرور ہوا کہ وہ شخص جس پر بتمام و کمال دورۂ حقیقت آدمیت ختم ہو وہ خاتم الاولاد ہو یعنی اس کی موت کے بعد کوئی کامل انسان کسی عورت کے پیٹ سے نہ نکلے"۔

یہ عبارت نقل کر کے لکھتے ہیں کہ جب خاتم الاولاد کے معنی مرزا صاحب کے نزدیک یہ ہیں۔ کہ عورت کے پیٹ سے کوئی کامل انسان اس کے بعد پیدا نہ ہو۔ تو خاتم النبیین کے بھی یہی معنی کیوں نہ ہوں گے۔ کہ آپ کے بعد کوئی نبی عورت کے پیٹ سے پیدا نہ ہوگا۔

حالانکہ یہ صریح مغالطہ دہی ہے کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تو فرماتے ہیں۔ کہ خاتم الاولاد کے یہ معنی ہیں۔ کہ عورت کے پیٹ سے آئندہ کوئی کامل انسان پیدا نہ ہو۔ اس کے مطابق مولوی صاحب کو چاہیئے تھا۔ کہ خاتم النبیین کے یہ معنی کرتے۔ کہ آپ کے بعد کوئی کامل نبی پیدا نہ ہوگا۔ مگر انہوں نے کامل کا لفظ چھوڑ کر صرف نبی کا لفظ لکھا۔ حالانکہ حوالہ کے لحاظ سے کامل انسان کے لفظ کے بالمقابل کامل نبی چاہیئے تھا۔ مگر صرف نبی کا لفظ تحریر کرنا اور کامل کا نہ لکھنا بددیانتی کو ظاہر کر رہا ہے۔ اب دیکھئے کامل نبی کے معنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک کیا ہیں۔ حضرت اقدس حقیقۃ الوحی مطبوعہ ۱۹۰۷ء صفحہ ۲۷ میں تحریر فرماتے ہیں۔

"جس کامل انسان پر قرآن شریف نازل ہوا اس کی نظر محدود نہ تھی ..... اور وہ خاتم الانبیاء ہے۔ مگر ان معنوں سے نہیں کہ آئندہ روحانی فیض نہیں ملے گا۔ بلکہ ان معنوں سے کہ وہ صاحب خاتم ہے۔ بجز اس کی مہر کے کوئی فیض کسی کو نہیں ملے گا۔ ..... اور بجز اس کے کوئی نبی صاحب خاتم نہیں"۔ پس جس طرح خاتم الاولاد کے معنی یہ ہیں کہ آئندہ کسی عورت کے پیٹ سے کامل بچہ پیدا نہ ہو۔ اسی طرح خاتم النبیین کے معنی یہ ہوئے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی کامل نبی پیدا نہ ہو۔ جو اپنے قانون یا وحی سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قانون کو توڑے بلکہ تمام انبیاء جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ہوں گے۔ وہ آپ کے محتاج اور آپ کے فیض سے مستفیض ہوں گے۔ پس جس طرح کسی بچے کا محض پیدا ہونا خاتم الاولاد کے خلاف نہیں۔ بلکہ اس کا کامل ہونا خاتم الاولاد کے منافی ہے۔ اسی طرح خاتم النبیین کے بعد کسی نبی کا پیدا ہونا خاتم النبیین کے خلاف نہیں بلکہ اس کا آپ کے بعد کاملیت کا دعویٰ کرنا ختم نبوت کے مفہوم کے خلاف ہے اور یہی ہمارا عقیدہ ہے۔ خاکسار سید عنایت حسین شاہ غوث پوری چک ۹۱

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے حضور ۲۹ رمضان المبارک کو احباب اور جماعتوں کے لئے دعا کی درخواست پیش کی گئی

جیسا کہ اعلان کیا گیا تھا کہ جن جماعتوں اور ایسے افراد کی طرف سے جو براہ راست مرکز میں اپنا چندہ بھجواتے ہیں ۱۲ نومبر ۱۹۳۹ء سے قبل ماہوار چندہ پچاس فی صدی اور چندہ جلسہ سالانہ پچھتر فیصدی کی نسبت سے ادا ہو جائیگا ان کے نام ۲۹ رمضان المبارک کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور بغرض دعا پیش کر دیئے جائیں گے۔ تاکہ درس قرآن کریم کے اختتام پر جو حضور دعا فرمایا کرتے ہیں۔ اس میں حضور ان جماعتوں اور افراد کے لئے بھی دعا کریں۔ اس کے مطابق حسب وعدہ ان جماعتوں اور افراد کے نام جنہوں نے ماہوار چندہ پچاس فی صدی اور چندہ جلسہ سالانہ پچھتر فی صدی ادا کر دیا ہوا تھا۔ دعا کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر دیئے گئے تھے۔ بلکہ ان جماعتوں اور افراد کو بھی دعا سے محروم نہیں رہنے دیا گیا۔ جن کے چندوں میں اس نسبت سے کسی قدر کمی رہ گئی تھی۔ اور ان کے نام بھی فہرست میں درج کر دیئے گئے تھے۔ چونکہ فرداً فرداً ان جماعتوں اور افراد کے نام شائع کرنے کی گنجائش نہیں۔ اس لئے اس اعلان کے ذریعہ ان سب دوستوں اور جماعتوں کو اطلاع دی جاتی ہے۔ جنہوں نے دعا میں شمولیت کے لئے اپنے بجٹوں کے مطابق چندہ ادا فرمایا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

(ناظر بیت المال)

چندہ جلسہ سالانہ کی شرح ماہوار آمد پر ۱۵ فیصدی مقرر ہے

امسال چندہ جلسہ سالانہ کی شرح حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے ایک ماہ کی آمد پر ۱۵ فی صدی مقرر ہے۔ احباب و عہدہ داران جماعت کو چاہیئے۔ کہ اس شرح سے چندہ جلسہ سالانہ وصول کریں۔ کیونکہ اس سے کم شرح سے چندہ جلسہ سالانہ کی مطلوبہ رقم پوری نہ ہو سکے گی۔

ناظر بیت المال قادیان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی ایک واضح دلیل

انبیاء علیہم السلام کے مخالفین نے اپنے اپنے زمانہ میں اس وقت کے مامور اور مرسل کی اندھا دھند مخالفت میں کبھی اس بات کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ کہ ہم اس خدائی پیغامبر کے کلام پر شرافت اور سنجیدگی کے ساتھ غور کریں وہ ہمیشہ ضد تعصب اور ہٹ دھرمی کی رو میں بہ کر اس کے کلام کے اپنے حسب منشا معنے کرتے اور اس پر مذاق اڑاتے رہے۔ وہ اپنے زعم میں اپنے بیہودہ اعتراضات کو نبی کی ترقی میں سد سکندری سمجھ کر یہ خیال کرتے تھے کہ اب ہم نے میدان مار لیا۔ اور نعوذ باللہ خدا کے اس فرستادہ کی ترقی رک جائے گی۔ لیکن نتیجہ ہمیشہ ان کے برعکس نکلا۔ مخالفین شور مچاتے اس دنیا سے کوچ کر گئے۔ اور نبی ہمیشہ ہر زمانہ میں ایک فتح نصیب جرنیل کی طرح کامیاب ہوئے۔ وہ دنیا میں خدا کے حکم کے ماتحت بے یار و مددگار اکیلے کھڑے ہوئے۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے سینکڑوں نہیں ہزاروں اور لاکھوں انسانوں نے ان کی غلامی کا جوا اٹھانے میں فخر محسوس کیا۔ بالکل اسی طرح اس زمانہ کے مامور اور مرسل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ مخالفین نے کیا۔ حضور نے قادیان سے خدا تعالےٰ کی آواز کو بلند کیا۔ مخالفین نے حضور کی کامیابی میں روڑا اٹکانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ عدالتوں میں جھوٹے مقدمات دائر کر کے حضور کی شہرت کو داغ لگانے کی کوششیں کی گئیں۔ لیکن یہ خدا کا لگایا ہوا پودا بڑھا۔ اور پھلا اور پھولا یہانتک کہ آج اس کی شاخیں دور دراز ملکوں تک پھیل چکی ہیں۔ اور اس کے سائے میں آرام کرنے والے لاکھوں نفوس حضور پر درود اور سلام بھیجکر اپنے ایمانوں کو تقویت پہنچا رہے ہیں۔ مخالفین اگر ذرا غور اور فکر کرتے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے انہیں لاکھوں نشان نظر آسکتے تھے۔ لیکن خدائی سنت کے ماتحت مخالفین نے اس پر عمل نہ کیا۔

احمدیت پر مخالفین کی طرف سے جو سب سے بڑا اعتراض کیا جاتا ہے وہ محمدی بیگم والی پیشگوئی کے متعلق ہے حالانکہ جیسا کہ میں نے اوپر عرض کیا ہے مخالفین اس پیشگوئی پر اگر ٹھنڈے دل سے غور کریں۔ تو یہ پیشگوئی بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی ایک زبردست دلیل ہے۔ اس پیشگوئی پر جتنے بھی اعتراض کئے جاتے ہیں۔ ہماری جماعت کی طرف سے ان کے دندان شکن جواب دئیے جا چکے ہیں۔ لیکن میں اب ایک اور رنگ میں اس کے متعلق بعض باتیں کہنی چاہتا ہوں۔

اس پیشگوئی پر غور کرنے سے پہلے مخالفین کو اس بات پر غور کرنا چاہیئے کہ کیا کوئی جھوٹا انسان اس قسم کی پیشگوئی کر سکتا ہے۔ وہ اپنے جھوٹ سے دنیا کو تو دھوکہ دے سکتا ہے لیکن وہ اپنے آپ کو تو خوب اچھی طرح جانتا ہے۔ کہ میں دعوئے نبوت میں جھوٹا ہوں۔ اور جھوٹا مدعی نبوت کبھی اس قسم کی پیشگوئی کرنے کی جرات نہیں کر سکتا۔ جس کا پورا ہونا اس کے اپنے اختیار میں نہ ہو۔ مثلاً زید یہ جانتا ہے۔ کہ میں نے جھوٹا دعوئے نبوت کیا۔ تو اس حالت میں زید کبھی کوئی اس قسم کی پیشگوئی نہیں کرے گا۔ جس سے دنیا کو اس پر انگشت نمائی کا موقع ملے وہ ہر طرح سے اپنی تحریر و تقریر میں اپنے پہلو کو بچاتا رہے گا۔ اور مخالفین کو کبھی یہ موقع نہیں دے گا۔ کہ وہ اس پر کسی قسم کا اعتراض کر سکیں۔ اور اس کی ہمیشہ یہ کوشش ہو گی۔ کہ میرا فریب لوگوں پر نہ کھل جائے۔ اس کے مقابلہ میں خدا تعالےٰ کے انبیاء جن کو وہ دنیا کی ہدایت اور راہنمائی کے لئے مبعوث کرتا ہے۔ وہ اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتے۔ بلکہ ان کو جو کچھ خدا تعالےٰ کہتے اس کو وہ دنیا تک پہونچا دیتے ہیں۔ وہ اس پیغام میں ایک شوشہ نہ گھٹا سکتے ہیں اور نہ بڑھا سکتے ہیں۔ خدا تعالےٰ کی طرف سے جن مبشرات و منذرات کی ان کو خبر ملے۔ وہ دنیا کے سامنے ان کو پیش کرنے کے ذمہ وار ہوتے ہیں۔ خواہ ظاہری نگاہ میں وہ باتیں پوری ہونے والی ہوں یا نہ ہونے والی ہوں۔

پس اس مثال کو مدنظر رکھتے ہوئے عقلی طور پر ہر شخص اس نتیجہ پر پہونچ سکتا ہے کہ جھوٹا مدعی نبوت اپنے ہر قول اور فعل اور تحریر و تقریر میں اعتراض کے پہلو سے بچتا دکھائی دیتا ہے۔ کیونکہ اس کی ساری کارروائی میں اس کی اپنی عقل اور سکیم کا دخل ہوتا ہے۔ لیکن ایک سچا اور خدا کا مقرر کردہ نبی اس قسم کی ظاہری پابندیوں سے آزاد ہوتا ہے۔ وہ وہی کہتا ہے۔ جس کا خدا اسے حکم دے۔ اس امر کو مدنظر رکھتے ہوئے اگر اس پیشگوئی پر غور کیا جائے تو صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا تعالےٰ کے برگزیدہ نبی تھے۔ آپ نے وہی کچھ فرمایا جو ارشاد باری تھا۔ لوگوں کے ہنسی مذاق کی قطعاً کوئی پروا نہیں کی۔ اگر کوئی جھوٹا مدعی نبوت ہوتا تو ایسی پیشگوئی ہرگز نہ کرتا۔ جس کا پورا ہونا اس کے اختیار میں نہیں تھا۔ پس اس امر سے یقینی طور پر یہ بات ظاہر ہوتی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام راستباز انبیاء کے زمرہ میں شامل ہیں۔

بدر سلطان مجاہد تحریک جدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی قبولیت دعا کے واقعات

(۱) چوہدری جیوے خانصاحب سکنہ لنگروعہ کی اہلیہ کے پستان پر ایک دفعہ ایک پھوڑا نکل آیا۔ ہر چند علاج کرایا گیا مگر کامیابی نہ ہوئی۔ میں لنگروعہ گیا۔ تو میں نے انہیں مشورہ دیا کہ اب جلسہ نزدیک ہے آپ اپنی اہلیہ کو قادیان لے جائیں۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں دعا کی درخواست کریں۔ چوہدری صاحب نے ایسا ہی کیا۔ جلسہ کے ایام میں وقتاً فوقتاً حضور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی جاتی رہی۔ واپسی پر چوہدری صاحب مع اہلیہ رات کریام ٹھہرے۔ کریام میں وہ پھوڑا خود بخود پھوٹ گیا۔ اور تمام مواد خارج نکل گیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ یہ محض حضور کی دعا کا نتیجہ تھا۔

(۲) ماہ ۱۹۳۸ء کے آخر میں ایک فوجداری کیس ہو گیا۔ جس میں ذیلدار رحمت خانصاحب سکنہ کریام۔ بشیر احمد خاں و شہر یار خاں پسران رحمت خانصاحب موصوف کا چالان دفعہ ۳۲۶ کے ماتحت ہو گیا۔ فریقین غیر احمدی تھے۔ ذیلدار صاحب موصوف نے دعا کیلئے بار بار حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں خط لکھے۔ اور جلسہ سالانہ پر خود حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر دعا کی درخواست کی۔ حضور نے فرمایا کہ صلح کر لی جائے۔ دوسرا فریق صلح کرنے کے لئے تیار نہ تھا۔ ہر چند ذیلدار صاحب نے کوشش کی مگر ناکام رہا۔ دعا کے بعد جب چالان پیش ہوا۔ تو دفعہ ۳۲۶ سے ۳۲۳ ہو گئی۔ دوسرا فریق کچھ ڈھیلا پڑ گیا۔ پھر صلح کی کوشش کی گئی۔ تو صلح ہو گئی۔ یہ صلح بھی حضور کی دعا کی برکت سے ہوئی۔ صلح کے بعد شہر یار خان پسر ذیلدار موصوف جسکا ساتھ چالان ہوا تھا۔ اس نے حضور کی بیعت کر لی۔ خاکسار حاجی غلام احمد

کارخانہ اسلامی بھائیوں کی دوکان کشمیری بازار لاہور کا تیار کردہ سولہ پھولوں کا مجموعہ گلزار سینٹ فلار استعمال کیا کریں۔ مینیجر

قبول احمدیت کی داستان

ایک ایمان افزا رؤیا

قریباً پندرہ سال کا عرصہ گذرا کہ میں جماعت احمدیہ کا سخت مخالف تھا مگر کبھی کبھی میرے دل میں خوف پیدا ہو جایا کرتا تھا کہ کہیں وہ الفاظ جو میں اپنی زبان سے بحالت مخالفت نکالتا ہوں میرے لئے خطرناک نتائج پیدا نہ کریں۔ اسی ڈر کی وجہ سے میں خدا تعالیٰ سے بہت دعا کیا کرتا تھا کہ اے خدائے ذوالجلال مجھ پر صداقت واضح فرما۔ ایک شب کا ذکر ہے کہ میں عشاء کی نماز کے بعد باوضو اپنے بستر پر لیٹ گیا۔ اور بیداری کی حالت میں میں نے یہ نظارہ دیکھا کہ ایک شخص کے پاس ایک اونٹ ہے۔ اسکے علاوہ اور بھی بہت سے لوگ ہیں اور بہت گھوڑے بھی ہیں۔ بعض لوگ گھوڑوں پر سوار ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ تمام ایک سڑک پر سے گزر رہے ہیں

اونٹ والے شخص سے میں نے دریافت کیا کہ تم کدھر جا رہے ہو وہ کہنے لگا تمہیں آج تک پتہ نہیں چلا کہ یہی ایک رستہ ہے جو اسلام میں تا قیامت جاری رہے گا اور کبھی بند نہیں ہوگا۔ جب یہ بات اس نے ختم کی تو وہ چل پڑا۔ پیچھے ہی میں بھی چل پڑا قریباً دو سو گز فاصلہ پر جب پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک وسیع میدان ہے۔ جہاں بہت سے لوگ جمع ہیں اور وہ لوگ جو سڑک پر جا رہے ہیں وہ بھی وہاں پر آکر جمع ہوتے جاتے ہیں اچانک کیا دیکھتا ہوں کہ اس میدان کے درمیان دو بہت خوبصورت تخت بچھے ہوئے ہیں اور ان پر دو بزرگ جلوہ فرما ہیں اور ان دونوں پر ایسا نور برس رہا ہے کہ یوں معلوم ہوتا ہے وہ کوئی آسمانی نور ہے۔ جس قدر لوگ وہاں ہیں وہ تمام کے تمام ان کے قدموں پر گرتے ہیں۔ اور پھر کھڑے ہو جاتے ہیں اور ان تمام کے چہروں پر ایک بزرگی نظر آتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ کسی خزانہ کے مالک ہیں یا کسی بادشاہت کے وارث۔

اس کے بعد انہی میں سے ایک شخص سے میں نے یہ دریافت کیا کہ یہ برگزیدہ اشخاص جو تخت پر بیٹھے ہوئے ہیں کون ہیں تو اس شخص نے انگلی کے اشارہ سے مجھے بتایا کہ یہ دائیں طرف جو بزرگ ہیں۔ یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہیں اور یہ دوسرے بزرگ وہ ہیں جن کو حضرت مسیح موعود مرزا قادیانی کہتے ہیں۔

اسی حالت میں میں دیکھتا ہوں کہ ان دونوں کی آپس میں اس قدر محبت ہے جیسے باپ بیٹے میں ہوتی ہے۔ اس کے بعد میں بھی ان کے قدموں پر گرا اور جب میں ان کے قدموں پر گرا تو انہوں نے مجھے شاباش دی اس کے بعد میں اٹھ کھڑا ہوا۔ اور یہ نظارہ جاتا رہا اس خواب کے بعد مجھے اس بات کا یقین ہو گیا۔ کہ سلسلہ احمدیہ واقعہ میں خدا تعالےٰ کی طرف سے ہے۔ چنانچہ میں نے اپنی یہ خواب حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور لکھ کر ارسال کر دی۔ اور ساتھ ہی فارم بیعت بھی پر کر کے بھیج دیا۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ مجھے سلسلہ عالیہ احمدیہ کا خادم بنا دے۔

خاکسار:- ولی داد احمدی ساکن بل پور۔ تحصیل بٹالہ

ضروری اعلان

جلسہ سالانہ بہت ہی قریب آگیا ہے ابھی سامان جلسہ بہت سا خرید کرنا باقی ہے سامان اور دیگر انتظامات کے لئے روپیہ کی اشد ضرورت ہے اگر روپیہ کی قلت کی وجہ سے اب سامان وغیرہ خریدا نہ جا سکا۔ تو پھر تنگ وقت میں سامان گراں ملنے کے علاوہ انتظامات جلسہ میں بھی سخت مشکلات پیدا ہو جائیں گی۔ اس لئے ۵ احباب اور عہدہ داران جماعت کو چاہیئے کہ اس چندہ کو جلد سے جلد فراہم کرکے بھجوائیں۔ (ناظر بیت المال قادیان)

جوبلی پراجیکٹ کیلئے حاصل کردہ اراضی

نقد معاوضہ کی بجائے زمین دی جائیگی

جوبلی پراجیکٹ کی تعمیر کے سلسلہ میں قانونِ حصول اراضی کے ماتحت حکومت نے بعض رقبہ حاصل کر لیا ہے۔ حاصل کردہ اراضی کے لئے نقد معاوضہ کے عوض زمین دینے کے متعلق صورت حالات کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ نقد معاوضہ تو ہمیشہ ادا کیا جا سکتا ہے۔ بعض مالکانِ اراضی جنہیں بے دخل کر دیا گیا تھا۔ نقد روپیہ کی بجائے زمین لینے کے خواہاں تھے اور ان کی خواہشات کو پورا کرنے کے لئے جہاں ممکن تھا حکومت نے یہ منظور کر لیا ہے اگرچہ از روئے قانون صرف نقد معاوضہ دیا جا سکتا ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ ایسی زمین اس وقت تک نہیں دی جا سکتی جب تک کہ نئے پراجیکٹ کی نہریں کام شروع نہ کر دیں۔ اب ان کا کام شروع ہو گیا ہے اور حال ہی میں وہ شرائط منظور کر لی گئی ہیں۔ جن پر نقد معاوضہ کی بجائے زمین دی جائے گی۔ ایسے حقوق کے جلد از جلد تصفیہ کے متعلق کوششیں کی جا رہی ہیں۔ (محکمہ اطلاعات پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زکوٰۃ امامِ وقت کے حضور بھیجنی ضروری ہے

قرآن کریم اور حدیث کی رو سے ضروری ہے۔ کہ جب امام وقت موجود ہو۔ تو تمام زکوٰۃ اس کے حوالہ کی جاتے۔ مگر بعض احباب ہماری جماعت میں ایسے ہیں۔ جو اس مقصد کی لاعلمی کی وجہ سے اپنے طور پر زکوٰۃ خرچ کر دیتے ہیں۔ حالانکہ یہ درست نہیں ہے پس جملہ احباب نصاب کی زکوٰۃ مرکز میں آنی چاہیئے۔ اور اگر کوئی دوست اپنی زکوٰۃ میں سے کچھ حصہ اپنے رشتہ داروں وغیرہ کو دینا چاہتے ہیں۔ تو وہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے بذریعہ نظارت ہذا اجازت لے کر دے سکتے ہیں۔ مگر اپنے طور پر بغیر اجازت امام تقسیم نہیں کر سکتے۔ کیونکہ زکوٰۃ دینے والے کا اپنی زکوٰۃ میں تصرف نہیں ہوتا۔ بلکہ امام وقت کا ہوتا ہے۔ اور وہی حسب ضرورت غرباء وغیرہ میں تقسیم کر سکتا ہے۔ (ناظر بیت المال)

الفضل کے "جوبلی نمبر" کی قیمت

تمام احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ "الفضل کے جوبلی نمبر کی قیمت زیادہ سے زیادہ آٹھ آنہ ہوگی۔ اس وقت قیمت اس لئے معین نہیں کی جا سکتی۔ کہ تمام جماعتوں نے ابھی تک اس امر کی اطلاع ارسال نہیں کی۔ کہ ان کے ہاں جوبلی نمبر کے کتنے پرچے درکار ہوں گے۔ اس وجہ سے اخراجات کا صحیح اندازہ ابھی نہیں لگایا جا سکتا۔

جماعتوں کے سکرٹری صاحبان کی خدمت میں علیحدہ چٹھی ارسال کی جا چکی ہے۔ ان سے دوبارہ التماس ہے کہ وہ براہ کرم جلد سے جلد اطلاع دیں کہ انہیں مقامی طور پر کس قدر پرچوں کی ضرورت ہوگی۔ جس قدر اشاعت زیادہ ہوگی اسی قدر قیمت کم کی جائیگی۔ اور جوبلی نمبر زیادہ شاندار تیار ہو سکے گا۔ اس وقت اتنا ہی کہا جا سکتا ہے۔ کہ قیمت خرچ کے لحاظ سے کم از کم رکھی جائیگی۔ کیونکہ غرض مالی فائدہ حاصل کرنا نہیں۔ بلکہ اس قیمتی پرچہ کی جو صداقت احمدیت کا بہت بڑا ثبوت ہوگا کثرت سے اشاعت کرنا ہے۔ چونکہ خلافت ثانیہ کی تقریب سلور جوبلی تاریخ احمدیت میں ایک نہایت ہی مبارک اور نادر موقعہ ہے۔ اس لئے کوئی ایک احمدی بھی ایسا نہیں ہونا چاہیئے جو اس نمبر سے محروم رہے

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۱۶- نومبر وزیر اعظم کی علالت کی وجہ سے آج دارالعوام میں سر جان سائمن نے جنگ کے متعلق ہفتہ وار بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ بلجیم اور ہالینڈ کی طرف سے صلح کی تجویز کو نامنظور کرنے کے لئے جرمنی یہ غلط پروپیگنڈا کر رہا ہے کہ ہم نے اس تجویز کو ٹھکرا دیا ہے۔ امریکہ نے حال میں جو قانون پاس کیا ہے۔ وہ ہمارے لئے بہت مفید ہے۔ اور ہم اب بہت سا اسلحہ وغیرہ وہاں سے خرید سکیں گے۔ روس اور فن لینڈ کی گفت و شنید عملی طور پر ٹوٹ گئی ہے۔ مگر دونو ممالک کے تعلقات منقطع نہیں ہوئے ہندوستان اور نوآبادیات کے نمائندوں کو یہ دیکھنے کا موقعہ ملا ہے۔ کہ ہم جنگ کے سلسلہ میں کیا کر رہے ہیں۔ میدانی جنگ گذشتہ دو ہفتوں میں بالکل نہیں ہوئی۔ ہمارے تباہ کن جہاز آغاز جنگ سے اب تک لاکھوں میل کا سفر کر چکے ہیں۔ جرمنی کے جو جہاز بھی باہر نکلے ان میں سے اکثر پر ہم نے قبضہ کر لیا ہے۔ گذشتہ ہفتہ چار پر قبضہ کیا گیا ہے۔ مغربی محاذ پر جرمنوں نے حملے کئے۔ مگر انہیں پسپا کر دیا گیا۔ فضائی جنگ میں ہم نے متعدد کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ جو برطانوی ہوابازوں کی شجاعت کا ثبوت ہیں۔

الہ آباد ۱۶- نومبر یہ امر یقینی ہے۔ کہ مسٹر جناح اور پنڈت نہرو کے مابین فرقہ وار سوال کے حل کے لئے گفت و شنید ہوگی۔ لیکن یہ کب ہوگی۔ اس کے متعلق فی الحال کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ غالباً دسمبر کے پہلے ہفتہ میں اس کا آغاز ہوگا۔

پٹنہ ۱۶- نومبر صدر کانگرس نے اعلان کیا ہے۔ کہ کانگرس کا سالانہ اجلاس جو رام گڑھ میں ہونے والا تھا۔ وہ صرف دسمبر کے بجائے مارچ پر ملتوی ہوا۔ اس کے یہ معنے ہرگز نہیں۔ کہ اجلاس ہوگا ہی نہیں۔

لنڈن ۱۶- نومبر ہندوستانی بحری ملازمین کی فیڈریشن نے حکومت برطانیہ سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ جو ہندوستانی بحری ملازم اس وقت قید میں ہیں۔ انہیں فوراً رہا کیا جائے۔ نیز ہندوستانیوں کی تنخواہوں میں سو فیصدی اضافہ کیا جائے۔ اور دس پونڈ ماہوار جنگ کا بونس دیا جائے۔

ڈیرہ اسماعیل خان ۱۶- نومبر سرکردہ ہندو مسلمانوں کا ایک وفد اس غرض کیلئے گورنر سے ملنے کے لئے پشاور گیا ہے۔ کہ شہر کے اردگرد فصیل بنوانے اور فائر بریگیڈ کا انتظام تسلی بخش طور پر کرنے کے لئے ایک لاکھ روپیہ دیا جائے۔

ٹوکیو ۱۶- نومبر حکومت جاپان نے پولینڈ پر جرمنی اور روس کا قبضہ تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ پولش سفیر مقیم ٹوکیو کو بدستور تسلیم کیا جا رہا ہے۔ اس کے یہ معنے لئے جاتے ہیں۔ کہ جاپان جرمنی و روس سے دوستی کا خواہاں نہیں۔

پیرس ۱۶- نومبر چیکوسلواکیہ کے پریذیڈنٹ ڈاکٹر ہاجا کو پراگ میں قید کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ اس نے ان چیکوں کی مذمت میں بیان جاری کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ جو دوسرے ممالک میں رہتے ہوئے جرمنی کی مخالفت کر رہے ہیں

برلن ۱۶- نومبر حادثہ میونچ کے سلسلہ میں گو سینکڑوں گرفتاریاں کی گئی ہیں۔ لیکن کمیونسٹوں کو کسی نے پوچھا تک نہیں۔ بلکہ ہٹلر نے سٹالن کو خوش کرنے کے لئے ان تمام کمیونسٹوں کو رہا کر دیا ہے۔ جو قید تھے۔

تین سو مزدور آسٹرین عورتوں نے آسٹریا کے مشہور کارخانہ کارتوس سازی میں کام کرنے سے انکار کر دیا۔ اسلحہ سازی کے دوسرے کارخانوں میں بھی بغاوت پھیل رہی ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے۔ کہ نازی حکام نے اوور ٹائم اور مزدوروں کے دوسرے حقوق سلب کر لئے ہیں۔ آسٹریا کے بہت سے سوشلسٹ لیڈر گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

کچھ عرصہ ہوا۔ جرمنی کا لوہے کا بہت بڑا تاجر ہر تھیسن بھاگ گیا تھا۔ اب معلوم ہوا ہے کہ اور بھی بہت سے جرمن تاجر ملک سے بھاگ کر سوئٹزرلینڈ وغیرہ ممالک میں پہنچ رہے ہیں۔ انہیں اس امر کا خطرہ لاحق ہو رہا ہے۔ کہ اگر جرمنی میں کمیونسٹ برسر اقتدار آ گئے۔ تو ان کی اور ان کے سرمایہ کی خیر نہ ہوگی۔

لنڈن ۱۶- نومبر۔ آنریبل سر محمد ظفر اللہ خان صاحب اور دیگر نوآبادیاتی وزراء مسٹر ایڈن کی معیت میں فرانس کے محاذ جنگ کے معائنہ کے بعد آج واپس انگلستان پہنچ گئے۔ انہوں نے ایک ہفتہ محاذ جنگ پر گذارا ہے۔

کینیڈا میں رضاکارانہ طور پر لوگوں کو جنگ میں بھرتی کرنے کے لئے ایک مستقل محکمہ قائم کیا گیا ہے۔ جسے اب تک دس ہزار اشخاص کی طرف سے بھرتی ہونے کے لئے درخواستیں موصول ہو چکی ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عرق ماء اللحم انگوری دوآتشہ

مفرح۔ مولد و مصفیٰ خون۔ فرحت افزا
کمزوری ناطاقتی دور کر کے صحت کامل بخشتا ہے۔
صحت برقرار رکھنے۔ طاقت بڑھانے اور سردی سے محفوظ رہنے کیلئے خاص چیز ہے انگریزی دواؤں کی مانند بدمزہ اور بدبودار نہیں +
غذا کی غذا۔ دوا کی دوا
قیمت فی بوتل (۱۲ خوراک) دو روپیہ۔ درجن بوتل بتیس روپیہ
دو بوتل سے کم باہر روانہ نہیں کیا جاتا
اسناد رؤسا بکثرت موجود ہیں مفصل حالات جاننے کیلئے رسالہ سفری کا اثر مفت طلب کیجئے۔
نصف صدی سے متواتر تیار کرنیوالے
دواخانہ داکٹر حکیم حاجی غلام نبی زبدۃ الحکماء شاہی سند یافتہ بیرون موچی دروازہ لاہور

میلہ ننکانہ صاحب ۱۹۳۹ء

گورونانک کے یوم ولادت کے میلہ کے سلسلہ میں جو ۲۶- نومبر ۱۹۳۹ء کو ننکانہ صاحب میں منعقد ہوگا۔ ۱۷- نومبر سے لے کر ۲۶- نومبر ۱۹۳۹ء تک نارتھ ویسٹرن ریلوے کے ایک سو اہم سٹیشنوں سے ننکانہ صاحب تک تیسرے درجہ کے ارزاں واپسی ٹکٹ جاری کئے جائیں گے۔ جن سٹیشنوں سے واپسی ٹکٹ جاری کئے جائیں گے۔ ان کے نام گورمکھی اور اردو کے ان مختلف پوسٹروں اور ہینڈبلوں میں درج کئے گئے ہیں۔ جو نارتھ ویسٹرن ریلوے نے شائع کئے ہیں۔ واپسی سفر کی تکمیل کے لئے یہ واپسی ٹکٹ ۵- دسمبر ۱۹۳۹ء کی نصف شب تک کارآمد ہو سکیں گے۔

تفصیلات سٹیشن ماسٹروں سے دریافت کی جا سکتی ہیں

چیف کمرشل منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور

لنڈن ۱۵ نومبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ گذشتہ تین ہفتوں میں جرمن فوج کے ایک سو ڈویژن یعنی تیس لاکھ سپاہ ہالینڈ کی سرحد پر جمع کر دی گئی ہے۔ فرانسیسی اخبارات کے نامہ نگاروں کا بیان ہے کہ ہٹلر اور اس کے بعض انتہا پسند مشیر ہالینڈ پر حملہ کرنا چاہتے ہیں۔

پیرس ۱۶ نومبر۔ کل سے جرمنی کے جنگی ہوائی جہاز شمال اور شمال مشرقی فرانس پر باقاعدہ پرواز کر رہے ہیں۔ ان میں سے بعض بلجیم پر سے پرواز کرتے ہوئے فرانس میں داخل ہوئے۔

لنڈن ۱۶ نومبر۔ فرنچ ریڈیو نے ایک جرمن اخبار کا اقتباس براڈکاسٹ کیا ہے جس میں لکھا ہے۔ کہ پولینڈ میں لوگوں کو دبانا جرمن حکام کے لئے مشکل ہو رہا ہے۔ کئی جرمن افسر پولوں کے ہاتھوں ہلاک ہو چکے ہیں۔

پیرس ۱۶ نومبر۔ فرانس کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ گذشتہ شب مغربی محاذ پر بالکل امن رہا۔ البتہ جنگلی علاقہ میں جرمن افواج کی سرگرمیاں بڑھ گئی ہیں۔ ان کے کئی دستے خفیہ طور پر فرانسیسی لائن کے قریب پہنچ گئے ہیں۔

لنڈن ۱۶ نومبر۔ جرمنی کا ایک ہزار ٹن کا جہاز برطانوی جہازوں نے پکڑ لیا ہے۔ اس جہاز پر روسی جھنڈا لہرا رہا تھا۔ یہ جہاز آغاز جنگ کے وقت سپین میں تھا۔ اور اب واپس جرمنی جانا چاہتا تھا۔ تین جہازی ایک بندرگاہ میں نظر بند کر دیئے گئے ہیں۔

شیلانگ ۱۶ نومبر۔ گورنر آسام کے سکرٹری نے اعلان کیا ہے۔ کہ ہز ایکسیلنسی نے آج اپوزیشن لیڈر سر محمد سعد اللہ سے گفتگو کی۔ سر موصوف نے نئی وزارت قائم کرنا منظور کر لیا ہے۔ یہ کب تک کام شروع کر سکے گی۔ اس کے متعلق بعد میں اعلان ہو گا۔

دہلی ۱۶ نومبر۔ اب یہ چرچا عام ہو رہا ہے کہ وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل میں توسیع کی تجویز پر عنقریب عمل ہو گا۔ مسلم لیگ کے دو اور کانگرس کے چار نمائندے لئے جائیں گے۔ مسلمانوں میں سے نواب زادہ لیاقت علی خان اور سید عبد العزیز کا نام لیا جا رہا ہے۔

کراچی ۱۶ نومبر۔ منزل گاہ کی بحالی کے لئے کوشش کرنے والی کمیٹی نے حکومت کی مشروط مصالحت کو نامنظور کر دیا ہے۔ اور منزل گاہ کو خالی کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اور مطالبہ کیا ہے کہ حکومت پہلے سپیشل آرڈیننس واپس لے۔ اور چار ہفتوں کے اندر اندر اپنے فیصلہ کے متعلق اعلان کر دے۔ سر عبد اللہ ہارون اور مسلم لیگ کے دیگر ممبروں نے اس رویہ کی وجہ سے کمیٹی سے علیحدگی اختیار کر لی ہے۔ اب حکومت سخت کارروائی کرنے والی ہے۔ فوج کو بھی تیار رہنے کا حکم دیدیا گیا ہے۔

لاہور ۱۶ نومبر۔ پنجاب اسمبلی کا جو اجلاس ۲۰ نومبر کو شروع ہو رہا ہے۔ اس میں اپوزیشن ممبروں کی طرف سے اس وقت تک ۵۲ تحاریک کے نوٹس دیئے جا چکے ہیں۔

پیرس ۱۶ نومبر۔ وزیر اقتصادیات نے اعلان کیا ہے کہ فرانسیسی فوج نے ۱۰ نومبر تک جرمنی کے ۲۹۷۳۲ ٹن مال پر قبضہ کر لیا ہے۔ اس میں ۲۴۰۰ ٹن اسلحہ اور ۵۴ ہزار ٹن پیٹرول ہے۔

بخارسٹ ۱۶ نومبر۔ جرمنی کے وزیر اقتصادیات نے حکومت رومانیہ کے پاس پروٹسٹ کیا ہے۔ کہ جرمنی کو رومانیہ کی طرف سے ناقص مال بھیجا جاتا ہے۔ اور آرڈروں کی تعمیل میں بہت دیر کی جاتی ہے بالخصوص پیٹرول اور تیل بھیجنے میں بہت سستی سے کام لیا جاتا ہے۔

لاہور ۱۶ نومبر۔ گذشتہ شام پولیس نے روزنامہ اکالی کے دفتر پر چھاپہ مار کر بعض کاغذات اور ایک ٹائپ رائٹر پر قبضہ کر لیا۔ ایڈیٹر کے رہائشی مکان پر بھی چھاپہ مار کر تلاشی لی گئی۔

لنڈن ۱۶ نومبر۔ دار العوام میں پیش کرنے کے لئے ایک تحریک کا نوٹس دیا گیا ہے کہ ہوائی حملہ کے وقت پارلیمنٹ کو کسی دوسری جگہ منتقل کرنے کی تجویز ترک کر دی جائے۔

لنڈن ۱۶ نومبر۔ چین کے ایوان اسمبلی کے صدر نے اس خبر کی تصدیق کی ہے کہ ایک کروڑ چینی نوجوانوں کو ایک زبردست حملہ کے لئے ٹریننگ دی جا رہی ہے نیز یہ کہ یورپ کی جنگ چین کی سپلائی میں کمی کا باعث نہیں ہوئی۔

ترکی اور اٹلی کے مابین دوستانہ معاہدہ کے آثار نمایاں ہو رہے ہیں۔ اور ترکی اخبارات دونو ممالک میں فوجی معاہدہ کے امکانات پر مقالات شائع کر رہے ہیں۔

آج گورنمنٹ ہاؤس اوٹاوہ میں گورنر جنرل کینیڈا نے آسٹریلیا کی فیڈرل گورنمنٹ میں وزیر محکمہ پرواز کی حیثیت سے حلف وفاداری لیا۔ برطانوی سلطنت کی تاریخ میں یہ پہلا واقعہ ہے۔ کہ ایک نوآبادی کے گورنر جنرل نے دوسری نوآبادی کی وزارت میں شرکت اختیار کی۔

اوٹاوہ ۱۶ نومبر۔ کینیڈا کے دو جمہوریت پسند لیڈروں نے ایک بیان جاری کیا ہے۔ کہ کینیڈا کو اس بات کا مطالبہ کرنا چاہیئے۔ کہ سلطنت برطانیہ میں شامل تمام ممالک کے نمائندوں کی ایک کانفرنس حکومت برطانیہ طلب کرے۔ اور اس کی طرف سے اپنے جنگی مقاصد کی وضاحت کا اعلان کرے نیز برطانیہ کی جنگی سرگرمیوں پر کنٹرول رکھنے کے لئے ایک سپریم وار کونسل بنائی جائے۔

گوجرہ ۱۶ نومبر۔ گندم ورڑہ ۲/۱۲/۹ ۵۹۱/-/۵/۱۵/۲ نخود -/۷/۳ گڑ -/۱۴/۴ سے -/۱۰/۵ تم شکر -/۸/۶ سے -/۴/۷ گھی -/۸/۴۱ کپاس دیسی ۳/۱۰/۶ جڑانوالہ میں گھی -/۴/۴۱ قصور میں بنولہ دیسی ۳/۵/۲ بمبئی میں مرچ سیاہ -/۴/۹۸ السی -/۶/۷ امرتسر میں سونا -/۸/۴۱ چاندی -/۴/۶۰ اور پونڈ -/۱۱/۲۶ ہے۔

کراچی ۱۶ نومبر۔ آج شہر اور چھاؤنی پر فضائی حملہ کی نقل کی گئی۔ اور تمام انتظامات کا تجربہ کیا گیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب کی لنڈن سے براڈکاسٹ تقریر

لنڈن ۱۶ نومبر۔ آج آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے لنڈن سے "موجودہ جنگ میں ہندوستان کا حصہ" کے موضوع پر ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے اس حقیقت پر روشنی ڈالی۔ کہ حکومت برطانیہ نے کانگرس کا مطالبہ کیوں مسترد کر دیا۔ آپ نے فرمایا اگرچہ میں حکومت ہند کا ایک ممبر ہوں۔ لیکن اعلان کر سکتا ہوں۔ کہ موجودہ جنگ میں ہندوستان کے تمام طبقے برطانیہ کے ساتھ ہیں۔ خود کانگرس ورکنگ کمیٹی نے اپنے ۱۴ ستمبر کے ریزولیوشن میں یہ پاس کیا تھا۔ کہ کانگرس نازی ازم کے اصول و عقائد کے سخت خلاف ہے اور جارحانہ اقدامات کی مذمت کرتی ہے۔ لیکن اس کے باوجود کانگرسی وزارتوں نے استعفے کیوں دیئے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ کانگرس نے برطانیہ سے مطالبہ کیا تھا کہ اس امر کا اعلان کر دیا جائے۔ کہ جنگ کے بعد ہندوستان کو آزاد کر دیا جائیگا۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب حکومت برطانیہ کئی بار صاف لفظوں میں اعلان کر چکی ہے۔ کہ ہندوستان کا آخری سیاسی منتہٰے درجہ نوآبادیات ہے۔ اور سر سیموئیل ہور نے اپنے ۵ اکتوبر والے اعلان میں اس وعدہ کا پھر اعادہ کیا تھا کہ حکومت برطانیہ ہندوستان کو درجہ نوآبادیات ضرور دیگی۔ تو پھر برطانیہ نے کانگرس کا یہ مطالبہ کیوں مسترد کر دیا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ حکومت برطانیہ ہندوستان کے تمام طبقوں کو مطمئن دیکھنا چاہتی ہے۔ لیکن ہندوستان کی حالت یہ ہے کہ نہ برطانوی ہند اور ریاستوں میں یکجہتی ہے نہ ہندوؤں اور مسلمانوں میں اتحاد ہے۔ اقلیتوں کو خطرہ ہے کہ اکثریت اقتدار کے نشہ میں انہیں پامال نہ کر دے۔ ایسی صورت میں اعلیٰ سے اعلیٰ سیاسی ترقی اور آزادی بھی کامیاب نہیں ہو سکتی۔ لہٰذا جنگ کے خاتمہ کے بعد اس مسئلہ پر غور کرنا ضروری ہے۔ سلسلہ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے فرمایا موجودہ جنگ میں ہندوستان کا ہر چھوٹا بڑا باشندہ برطانیہ کے ساتھ ہے۔ والیان ریاست نے اپنے تمام ذرائع برطانیہ کی خدمت میں پیش کر دیئے ہیں۔ ہندوستان بیدار اور مسلح ہے۔ بلکہ اسکے سپاہی ایک طرف مصر اور عدن اور دوسری طرف سنگاپور میں سرگرم موجود ہیں۔ یہی نہیں ہندوستان اپنی حفاظت کے لئے بھی تیار ہے اور موجودہ جنگ میں خام پیداوار، معدنیات اور مصنوعات سے برطانیہ کی امداد کر رہا ہے۔